27211-کیا وہ رہائش کے لیے واپس کفریہ ملک چلا جائے ؟

سوال

مجھے بہت سے اہل علم نے کفار کے ممالک (امریکہ) میں نہ رہنے کی نصیحت کی ہے، میں عربی ہوں اور ساری عمر امریکہ میں بسر کی ہے، اس وقت ایک اسلامی ملک میں ملازمت کر رہا ہوں، اب میرے لیے یہاں رہنا مشکل ہو رہا ہے (آمدن میں کمی اور رہائش کی مشکلات ہیں) اب میں امریکہ واپس جانے کی سوچ رہا ہوں، اس کا ایک دوسرا بنیادی سبب میری بیوی کی بیماری ہے میں وہاں میری بیوی کا علاج مفت ہو گا.
میری گزارش ہے کہ آپ مجھے قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ تفصیلا جواب سے نوازیں، کیا میں مشکل میں پڑ کر اسی ملک میں رہوں، یا کہ امریکہ واپس پلٹ جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

اصلا تو مشرکوں کے مابین اور ان کے ملک میں رہنا حرام ہی ہے، جس کے لیے اللہ تعالی نے ان ملکوں سے نکل کر اسلامی ملکوں میں جانا آسان کیا ہوا سے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ بہتر اور اچھی چیز کو چھوڑ کر ادنی اور کم تر چیز اختیار کرے، لیکن اگر اس کے لیے کوئی ایسا عذر ہو جو اسے جائز کر دے تو پھر ٹھیک ہے.

ہم آپ کو بھی وہی نصیحت کرتے ہیں جو دوسروں کے لیے ہے، کہ آپ کفریہ ممالک میں نہ رہیں، لیکن اگر آپ وہاں عارضی طور پر رہنا چاہیں مثلا علاج کے لیے جو اسلامی ملک میں میسر نہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی شخص بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے، اور یہ کہ مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے، اور یہ کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا.

اور یہ بھی اپنے علم میں رکھیں کہ راس المال یعنی اصل مال کی حفاظت کرنا نفع میں خطرہ مول لینے سے بہتر ہے، اور مسلمان شخص کا راس المال تو اس کا دین ہے، لھذا اسے عارضی اور زائل ہونے والی دنیا کے بدلے اسے اپنے دین میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے.

کفار کے ممالک میں رہنے کے حکم میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا ایک تفصیلی فتوی ہے، ذیل میں اس میں سے کچھ حصہ ذکر کیا جاتا ہے :

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کفار کے ممالک میں رہنے میں مسلمان کے لیے اس کے دین، اس کے اخلاق، اس کے سلوک، لین دین، اور آداب و تربیت کو بہت عظیم خطرہ لاحق ہے، ہم نے اور ہمارے علاوہ دوسروں نے بھی مشاہدہ کیا ہے کہ وہاں بسنے والوں کی اکثریت وہاں سے واپس پلٹی تو جو کچھ لے کر گئے تھے اس میں سے بہت کچھ ضائع کر دیا، وہ واپس پلٹے تو فاسق بن چکے تھے، اور ان میں سے بعض اپنے دین سے مرتد ہو کر کفر کی حالت میں واپس پلٹے، اور (اللہ کی پناہ) صرف اپنے دین کا ہی انکار نہیں بلکہ سب ادیان کا انکار کرنے لگے.

حتی کہ مطلقا انکار کرنے لگے، اور دین اور دین پر چلنے والے اگلے پچھلے سب کے ساتھ استہزاء اور مذاق کرنے لگے، اور اس لیے ضروری بلکہ یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اس سے تحفظ اختیار کیا جائے، اور ایسی شروط وضع کی جائیں جو اس مہلک بیماری میں گرنے سے محفوظ رکھ سکیں.

لھذا کفریہ ممالک میں رہنے کے لیے بنیادی طور پر دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے :

پہلی شرط :

وہاں رہنے والا اپنے دین کے متعلق امن میں ہو اور اسے دین کے متعلق کوئی خطرہ لاحق نہ ہو، وہ اس طرح کہ اس کے پاس اتنا علم اور ایمان ہو، اور پختہ عزم ہو جو اسے دین پر ثابت قدم رکھے، اور دین سے انحراف اور کجی سے بچا کر رکھے، اور اس کے باطن میں کفار کی دشمنی اور بغض چھپی ہوئی ہو جو اسے ان کی محبت اور ان سے دوستی کرنے سے دور رکھے.

کیونکہ کفار سے دوستی اور ان سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

{اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی قوم کو آپ ان سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں، اگرچہ وہ ان کے باپ دادا، یا بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ قبیلہ ہی کیوں نہ ہو} المجادلۃ (22).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

{اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ، وہ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں جو بھی ان کے ساتھ دوستی کرے گا بلاشبہ وہ انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کی قوم کو ہدایت نصیب نہیں کرتا، آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو ہمیں کوئی حادثہ نہ پیش آجائے، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالی فتح دے دے، یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے، پھر تو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر بری طرح نادم ہونے لگیں گے} المائدۃ (51-52).

اور صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

"جس نے کسی قوم سے محبت کی وہ انہیں میں سے ہے"

اور ایک روایت میں ہے :

"آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے اس نے محبت کی"

اور مسلمان شخص کے لیے تو اللہ تعالی کے دشمنوں کی محبت بہت زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ ان کی محبت سے ان کی موافقت اور ان کی اتباع و پیروی لازم آتی ہے، یا پھر کم از کم ان کے سامنے انکار نہ کرنا لازم آتا ہے کہ ان کے کفر سے انہیں منع نہیں کیا جا سکتا، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو کوئی بھی کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے"

دوسری شرط :

اس کے لیے اپنے دین کا اظہار کرنا ممکن ہو، وہ اس طرح کہ بغیر کسی ممانعت کے وہ اسلامی شعائر پر عمل کر سکتا ہو، اسے نہ تو کوئی نماز کی ادائیگی سے روکے اور اگر اس کے ساتھ نماز ادا کرنے والے ہوں تو انہیں جمعہ اور جماعت کی ادائیگی سے نہ روکے، اور نہ ہی زکاۃ ادا کرنے اور روزے رکھنے اور حج کی ادائیگی سے بھی منع نہ کیا جاتا ہو، اس کے علاوہ باقی دینی شعائر بھی بجالانا ممکن ہو.

اگر تو ان شعائر کا بجالانا ممکن نہ ہو تو پھر اس وقت ہجرت واجب ہو جانے کی بنا پر وہاں رہنا جائز نہیں ہے....

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی وہاں رہنے والوں کی اقسام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

چوتھی قسم :

وہاں کسی خاص اور مباح ضرورت کی بنا پر رہے، مثلا تجارت، یا علاج معالجہ کے لیے، تو بقدر ضرورت وہاں رہنا جائز ہوگا، اہل علم رحمہ اللہ نے تجارت کی بنا پر کفار کے ممالک میں داخل ہونے کا جواز بیان کیا ہے، اور اس میں انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے کئی ایک اثر بھی نقل کیے ہیں.

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی ایک اور فتوی میں کہتے ہیں :

ایک مومن شخص کا دل کس طرح راضی ہو سکتا ہے کہ وہ کفار کے ملک میں رہائش اختیار کرے، جہاں کفریہ شعائر اور علامات کا اظہار ہوتا ہو، اور اس میں غیر اللہ کا حکم نافذ ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسری کی بات تسلیم کی جاتی ہو، اور وہ اس سب کچھ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا رہے، اور اپنے کانوں سے سنتا رہے اور اس پر راضی ہو، بلکہ وہ اس ملک کی جانب منسوب بھی ہو اور اس میں اپنے اہل و عیال کو رکھے، اور وہ اس ملک پر اس طرح مطمئن ہو جس طرح ایک اسلامی ملک پر مطمئن ہوا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ جو اسے اور اس کی بیوی بچوں کو اور دینی اور اخلاقی طور پر جو خطرہ لاحق ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین فتوی نمبر (388).

آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (27211) کے جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم.